

## پیش لفظ

مالکِ کل کے اول کن سے لے کر لمحہ موجود تک ایسی معلوم و نہ معلوم کتنی ہی برکتیں اور نعمتیں ہیں، جن کا شکر یہ ادا کرنے کی میرے لفظوں میں سکت نہیں ہے۔ ان نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت تو خود یہ "لفظ" ہے۔ رب العزت کی بے حد شکر گزار ہوں کہ اُس نے علم کے بھر بے کراں سے مجھے بھی چند لفظوں کی توفیق دی۔ یہ رب العزت کا کرم ہی ہے اُس نے مجھے گور نمنٹ کا جی یونیورسٹی چیزے روایت ساز ادارے کا حصہ بننے کی توفیق دی۔ ڈیرہ غازی خان کے گم نام قصبہ کالا میں جب مجھے گور نمنٹ کا جی یونیورسٹی لاہور کے نامور سائنسدان، ادیبوں، شاعروں اور فلسفیوں کے خیالات سے آگاہی ہوئی تو ہمیشہ یہی احساس ہوا کہ گور نمنٹ کا جی ہی ایک ایسا ادارہ ہے جو فکر و عمل کی نئی جہتوں کا ہمیشہ استقبال کرتا ہے۔ اب اس ادارے سے اتنا عرصہ جڑا رہنے اور یہاں کی فضاؤں میں سانس لینے کے بعد آج میں یہ بات بڑے فخر سے کہتی ہوں کہ گور نمنٹ کا جی یونیورسٹی لاہور نے مجھے سوچنے اور جینے کا نیاز وایہ دیا۔

ایم فل اردو کے انتظام پر ایک مقالہ بعنوان "بالزاک کا مطالعہ (اردو ترجمہ کی روشنی میں)" لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اوپرے ڈی بالزاک Honore de Balzac انسویں صدی کے ممتاز فرانسیسی ادیب ہیں جن کی تخلیقات کا مطالعہ کیے بغیر انسویں صدی میں برپا ہونے والی سماجی تبدیلی کو کما حقہ طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس مقالے کا پہلا باب "بالزاک کے سوانحی حالات" کے نام سے ہے یہ باب اوپرے ڈی بالزاک کی سوانح عمری، تخلیقی حرکات اور اُن کے تخلیقی سرمائے کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ اس باب میں واضح کیا گیا ہے کہ کس طور زندگی کے واقعات، مشاہدات اور تجربات مصنف کی تخلیقات پر اثر انداز ہوئے۔ بالزاک کو سمجھنے کے لیے یہ لازم ہے کہ اُس کے عہد کے فرانس کی سیاسی، سماجی، معاشری اور تہذیبی صور تحوال کا مطالعہ کیا جائے نیزان کے معاصرین ناول نگاروں کا احاطہ کیا جائے اس کے لیے باب دوم بعنوان "انسویں صدی کا فرانس اور فرانسیسی ناول نگار" قلم بند کیا ہے جس میں انسویں صدی کے فرانس کے حالات و واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ بالزاک "حقیقت نگاری" کا پیش رو تھا، اس لیے اس باب میں حقیقت نگاری کے تعارف کے ساتھ ساتھ انسویں صدی میں اس طرز تحریر کے مطابق و مخالف لکھنے والے ناول نگاروں کا اجمانی انداز میں تذکرہ کیا ہے۔ جن میں یو جین سو، وکٹر ہیو گو، جارج سیں، استاں دال، گٹاؤ فلو بیر، گوں کور برادران، ایکلی زولا، گائی دی موپیاں، الفونس دودے، پال بورٹے اور انطاول فرانس شامل ہیں۔ اُن

کا تعارف پیش کرتے ہوئے فرانسیسی سے اردو میں ہوئے ان کی کتابوں کے تراجم پر اجمالی نظر ڈالی گئی ہے۔ باب سوم "بازاک کے ناولوں کی فکری جہات" میں بازاک کی پرتونوع اور پر فکر تخلیقات میں سے بازاک کے سماجی، سیاسی، معاشری، جنسی، سائنسی موضوعات کو نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے جو بازاک کو انسان اور سماج کا سب سے بڑا پارکھ بناتے ہیں۔ انسان پر مسلط قسمت و رشتہ کا جبر ہو یا اُس کے نہاں میں جاری نیک و بد کی جنگ بازاک کے ہاں ہر موضوع ملتا ہے۔ اس کے علاوہ بازاک کے ہاں بے پایاں طاقت اور مذہب کے جو تصورات اُس کے ناولوں سے سامنے آتے ہیں، ان کو نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے باب کے آغاز میں بازاک کے اردو میں ترجمہ ہوئے ناولوں کا انگریزی ترجمے سے موازنہ کرتے ہوئے ان کے محاسن و معایب واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

اردو میں بازاک کے چار ناولوں کے تراجم ہوئے ہیں جن میں سے ایک ناول "یو جین گرندے" کا پہلا ترجمہ "سر، ویران، اندھیرا گھر" کے نام سے سیدہ نیم ہمدانی نے کیا تو دوسرا ماحم رووف کلاسرا نے "تاریک راہوں کے مسافر" کے نام سے کیا۔ دونوں تراجم کی اپنی خوبیوں کے باوصف سیدہ نیم ہمدانی کا ترجمہ بازاک کے طرز و ادبی مقام کے قریب تر محسوس ہوتا ہے بھی وجہ ہے بازاک کے فکری و فنی مطالعے کے لیے اقتباسات اُسی سے لیے گئے ہیں۔ "سنہری آنکھوں والی لڑکی" بازاک کی کتاب "تیرہ کی کہانی" میں شامل تیسرا ناول ہے۔ یہ ناول بازاک کی فکر کے حوالے سے تو بہت اہم ادبی مقام کا حامل ہے لیکن اسلوب اور کہیں کہیں واقعات میں توازن کا فقدان نظر آتا ہے۔ اس ناول کا ترجمہ رووف کلاسرا نے کیا، انہوں نے اس ناول کے ترجمے کا بھاری پتھر اٹھایا لیکن اردو زبان میں بازاک کے طرز تحریر کے ترجمے کی وجہ سے مفہوم واضح نہیں ہوتا، ایسا محسوس ہوتا ہے مترجم صرف لفظوں کے معنی بتانے پر اکتفا کر رہے ہیں۔ اس مقالے کا بنیادی مقصد بازاک کے فکر و فن تک رسائی حاصل کرنا تھا بھی وجہ ہے کہ راقمہ نے بازاک کے اس ناول کا تعارف کروانے کے لیے اقتباسات "ہر برٹ جے ہنٹ" کے انگریزی ترجمے سے ہی لیے ہیں۔ جبکہ اس کے ساتھ ساتھ "تیرہ کی کہانی" میں موجود باقی دوناولوں "فیرا گھس" اور "ڈچزدی لینگز" کا بھی تعارف کرنے کی سعی کی ہے۔ باب چہارم بعنوان "بازاک کے ناولوں کی فنی جہات" میں بازاک کے فن کا تنقیدی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

اپنی اس معمولی سی کاوش کے لیے میں رب العلیم کی بے حد شکر گزار ہوں۔ رب العزت کے بعد شکر گزار ہوں رحمت العالمین طیقیں اور آل رسول ﷺ کی کہ انہی اعلیٰ وارفع ہستیوں کے طفیل علم کی روشنی نصیب ہوئی ہے۔ میں